R.N.I.No.APURD/2013/54302
حیدرآباد
ہفتہ روزہ
فلکنما نیوز
FALAKNUMA NEWS
FALAKNUMA NEWS
Urdu Weekly
Hyderabad.
Editor In Chief: MOHD ATHER RAHEEM
www.falaknumanews.in

ISLAMIA GROUP OF INSTITUTIONS
SRT COLONY YAKUTPURA, HYD-23
COURSES OFFERED
JUNIOR: C.E.C/BI.P.C/M.P.C/M.E.C
DEGREE: BA/B.COM/B.SC/BBA/BCA
P.G : M.A (Eng)/M.COM, M.SC (Nutrition & Dietetics) M.SC. (Bot) & M.SC (Chemistry), MSc Maths
LAW : BA, BBA, 5YDC/LLB 3YDC, LLB (Hon's)
Contact No:: 9347683872

۲۸/ جون ۲۰۲۵ء DATE:28-06-2025 جلد(13) شمارہ(24) قیمت ایک روپیہ صفحات(4)

تلنگانہ میں کانگریس 10 سال برسراقتدار رہے گی، محنت کرنے والوں کو سرکاری عہدے یقینی

65 کارکنوں کو نامزد عہدے، اسمبلی نشستوں میں اضافہ، نوتشکیل شدہ عاملہ کا اجلاس، چیف منسٹر ریونت ریڈی کا خطاب

حیدرآباد: چیف منسٹر ریونت ریڈی نے کہا کہ تلنگانہ میں کانگریس 10 برسوں تک برسر اقتدار رہے گی اور پارٹی کے لیے محنت کرنے والے کارکنوں کو انتخابات میں ٹکٹ حاصل ہونے کے امکانات روشن رہیں گے۔ چیف منسٹر ریونت ریڈی ا?ج گاندھی بھون میں پردیش کانگریس کمیٹی کی نوتشکیل شدہ عاملہ کے اجلاس سے خطاب کررہے تھے۔ آل انڈیا کانگریس کمیٹی (اے ا?ئی سی سی) انچارج تلنگانہ میناکشی نٹراجن، صدر پردیش کانگریس مہیش کمار گوڑ، ڈپٹی چیف منسٹر بھٹی وکرامارکا اور اے ا?ئی سی سی سکریٹری وشوانا تھن نے اجلاس میں شرکت کی۔ اس موقع پر نائب صدور اور جنرل سکریٹریز کو احکامات تقرر حوالے کئے گئے۔ چیف منسٹر ریونت ریڈی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ وہ صدر پردیش کانگریس اور پھر چیف منسٹر کے عہدے تک پارٹی کے لیے اپنی خدمات کے ذریعہ پہنچے ہیں۔ 2021ء سے قبل وہ پارٹی کے ورکنگ پریسیڈنٹ تھے اور 2021ء میں صدر پردیش کانگریس اور پھر 2023ء میں چیف منسٹر کے عہدے پر فائز ہوئے۔ پارٹی کیلئے خدمات کے سبب انہیں یہ مقام حاصل ہوا ہے۔ چیف منسٹر نے کہا کہ محنت اور مشقت کے ذریعہ پارٹی کے استحکام میں اہم رول ادا کرنے والے قائدین کو اہم عہدے دیئے جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ سابق میں بی ا?ر ایس دور حکومت میں کانگریس کے استحکام کے لیے کام کرنے والے کئی قائدین ا?ج ارکان اسمبلی اور ارکان قانون ساز کونسل، ارکان پارلیمنٹ اور وزراء کے عہدوں پر فائز ہیں۔ کئی ضلع صدور رکن اسمبلی منتخب ہوئے اور انہیں کابینہ میں شامل کیا گیا۔ چیف منسٹر نے کہا کہ صدر پردیش کانگریس کی حیثیت سے انہوں نے کئی سینئر قائدین کو محاذی تنظیموں اور ڈپارٹمنٹس کی ذمہ داری قبول کرنے کا مشورہ دیا تھا لیکن انہوں نے اپنی سینیارٹی کا بہانہ بنا کر ذمہ داری قبول نہیں کی جس کے نتیجہ میں جونیئر قائدین کو ذمہ داری دی گئی۔ پارٹی برسر اقتدار ا?نے کے بعد محاذی تنظیموں اور ڈپارٹمنٹس کے 65 قائدین کو نامزد عہدوں پر فائز کیا گیا جن میں صدور نشین شامل ہیں۔ چیف منسٹر نے کہا کہ نائب صدور اور جنرل سکریٹریز کو جان لینا چاہیئے کہ ان کی میعاد محض تین سال ہے جبکہ حکومت مزید چار سال بعد پہلی میعاد مکمل کرے گی۔ اگر وہ ضلعی سطح پر اور مجالس مقامی کے انتخابات میں پارٹی کیلئے بہتر کام کریں گے اور پارٹی کی کامیابی کیلئے اہم رول ادا کریں گے تو انہیں دوسری بار برسر اقتدار ا?نے کے بعد اہم ذمہ داریاں دی جائیں گی۔ انہوں نے کہا کہ ریاست میں پارٹی کو دوسری مرتبہ برسر اقتدار لانا کارکنوں کے ہاتھ میں ہے اور اس کیلئے انہیں سخت محنت کرنے کی ضرورت ہوگی۔ تلگودیشم اور بی ا?ر ایس 10 برس تک برسر اقتدار رہے اور کانگریس پارٹی 2034ء تک تلنگانہ میں برسر اقتدار رہے گی۔ چیف منسٹر نے کہا کہ وہ 10 برس تک ذمہ داری نبھانے کے لیے تیار ہیں، اس کے بعد کارکنوں کو فیصلہ کرنا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ ایک سال میں 60 ہزار سرکاری جائیدادوں پر تقررات کئے گئے۔ 11 ہزار ٹیچرس کے تقررات عمل میں لائے گئے۔ کانگریس حکومت نے عوام کی فلاح و بہبود کیلئے مختلف اقدامات کئے ہیں۔ حکومت کی اسکیمات سے بڑے پیمانے پر عوام استفادہ کررہے ہیں۔ بی ا?ر ایس نے 10 برسوں میں پبلک سرویس کمیشن کے ذریعہ تقررات کو فراموش کردیا تھا۔ 9 دن میں کسانوں کو 9 ہزار کروڑ تقسیم کئے گئے۔ طبقاتی سروے تلنگانہ حکومت کا ایسا کارنامہ ہے کہ راہول گاندھی کے دباؤ کے تحت مرکز کو قومی سطح پر مردم شماری کا فیصلہ کرنا پڑا۔ چیف منسٹر نے کہا کہ اگر نائب صدر اور جنرل سکریٹری کے عہدوں کو کمتر تصور کیا گیا تو ایسے قائدین کو ا?ئندہ نقصان ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ 2029ء میں حلقہ جات کی ازسرنو حد بندی سے نشستوں میں اضافہ ہوگا۔ خواتین کے تحفظات اور لوک سبھا اور اسمبلی کے بیک وقت انتخابات کے امکانات کے دوران پارٹی قائدین کے لیے مواقع زیادہ رہیں گے۔ چیف منسٹر نے عہدے حاصل کرنے کے بعد عوام کے درمیان رہنے اور سرکاری اسکیمات کی موثر انداز میں تشہیر کا پارٹی قائدین اور کارکنوں کو مشورہ دیا۔ انہوں نے کہا کہ عہدے حاصل ہونے کے بعد صرف کھادی پہن لینے سے بی فارم حاصل نہیں ہوگا۔ ریاست کی جامع ترقی کے لیے ویژن 2047 تیار کیا گیا ہے۔ ریونت ریڈی نے قائدین سے کہا کہ وہ بی ا?ر ایس کے 10 سال اور کانگریس کے 18 ماہ کے دور حکومت کی کارکردگی پر کھلے مباحث کا اپوزیشن کو چیلنج کریں۔ عوام کو حکومت کی ڈیڑھ سالہ کارکردگی کے کارناموں سے واقف کرایا جائے۔ میناکشی نٹراجن نے نائب صدور اور جنرل سکریٹریز سے کہا کہ وہ صرف حیدرا?باد یا گاندھی بھون تک محدود رہنے کے بجائے دیہی سطح پر کام کریں۔

ہفت روزہ
فلکنما نیوز
حیدرآباد
FALAKNUMA NEWS
Urdu Weekly Hyderabad

ایران پر امریکی حملوں سے چین کو کیسے فائدہ پہنچ سکتا ہے؟

جہاں امریکہ مشرق وسطی میں اپنی فوجی مداخلت کو وسیع کرتا جارہا ہے، وہیں چین کی اس کے اقتصادی نتائج اور نئے سفارتی فائدے پر گہری نظر ہوگی۔امریکہ کی جانب سے ایران کے جوہری مقامات پر بمباری کے بعد اسرائیل اور ایران جنگ میں تیزی سے اضافہ ہوا اور چین نے اس اقدام کو واشنگٹن کی عالمی ساکھ کے لیے ایک دھچکا قرار دیا۔ٹرمپ نے جنگ بندی سے پہلے ایران کے جوہری پروگرام کے اہم مقامات پر امریکی حملے کیے، جس کے جواب میں، تہران نے قطر میں امریکی فوجی اڈے کو نشانہ بنایا۔تاہم چین نے اس پیش رفت پر فوری طور پر کوئی تبصرہ نہیں کیا۔بیجنگ کی وزارت خارجہ کے ترجمان گو جیاکون نے ایران پر امریکی حملے کو اقوام متحدہ کے چارٹر کی سنگین خلاف ورزی قرار دیتے ہوئے تنقید کی۔واضح رہے کہ اقوام متحدہ کے اساسی معاہدے کے تحت اپنے دفاع کے لیے یا پھر اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی منظوری کے بغیر ممالک کے درمیان طاقت کے استعمال پر پابندی ہے۔گو جیاکون نے کہا کہ بیجنگ "مشرق وسطی میں امن اور استحکام کی بحالی کے لیے بین الاقوامی برادری کے ساتھ کام کرنے کے لیے تیار ہے۔"اس سے قبل اقوام متحدہ میں چین کے سفیر فو کانگ کی جانب سے بھی اسی طرح کا بیان جاری کیا گیا تھا، جن کا کہنا تھا کہ بحیثیت ایک ملک اور کسی بھی بین الاقوامی مذاکرات میں شریک ہونے کی حیثیت سے امریکہ کی ساکھ کو "نقصان " پہنچا ہے۔چین کی جانب سے مشرق وسطی میں استحکام کا مطالبہ ان اقتصادی خدشات کے درمیان آیا ہے کہ ایران آبنائے ہرمز کو بند کرسکتا ہے، جس سے تیل کی قیمتیں غیر مستحکم ہو جائیں گی۔آبنائے ہرمز عمان اور ایران کے درمیان ایک تنگ آبی گزرگاہ ہے، جو خلیج فارس کو خلیج عمان اور بحیرہ عرب سے ملاتی ہے اور تیل کی نقل وحمل کے لیے ایک اہم گیٹ وے ہے۔واشنگٹن نے چین پر زور دیا ہے کہ وہ تہران کو اس اہم آبی گزرگاہ کو بند کرنے سے باز رکھے۔سنگاپور کی نیشنل یونیورسٹی کے ماہر سیاسیات جا ایان چونگ کا کہنا ہے کہ " تیل اور گیس کی قیمتوں میں اضافہ یقیناً (چین کی) معیشت پر دباؤ ڈالیں گے۔اس سے "افراط زر کے مزید خراب ہونے کا خدشہ ہے۔"انہوں نے مزید کہا کہ "بیجنگ کے پاس یقیناً اس بات کو یقینی بنانے کی وجہ ہے کہ کشیدگی قابو سے باہر نہ ہو۔لیکن آیا وہ ایران کو مکمل طور پر روک سکتا ہے یا نہیں یہ ایک الگ کہانی ہے۔"چین ایران کا کلیدی اقتصادی حمایتی ہے، خاص طور پر مغربی پابندیوں اور تہران کی بڑھتی ہوئی بین الاقوامی تنہائی کے درمیان، جو اس کے جوہری پروگرام اور انسانی حقوق کے ریکارڈ کی وجہ سے ہیں۔ایران چین کے بیلٹ اینڈ روڈ انیشی ایٹو میں ایک اہم شراکت دار ہے۔یہ ایک بڑا انفراسٹرکچر منصوبہ ہے، جس کا مقصد چینی تجارت اور درجنوں ممالک میں اثر ورسوخ کو مربوط کرنا ہے۔اٹلانٹک کونسل کے گلوبل چائنا ہب کے ایک رکن وین ٹی سنگ کا کہنا ہے کہ "ایک کمزور ایران، جو کہ شاید فوجی طور پر روایتی جنگ یا امریکی فوجی مداخلت کے نتیجے میں خانہ جنگی سے قریب تر ہے، تہران کو مشرق وسطی میں چین کی رسائی کے لیے بہت ہی کم موثر پارٹنر بنا دے گا۔"سنگ نے ڈی ڈبلیو کو بتایا کہ ایران کی جوہری تنصیبات پر امریکی فوجی حملے کے تناظر میں چین کو مزید سفارتی خیر سگالی حاصل کرنے کا امکان ہے۔انہوں نے کہا، "جب تک امریکہ کی جانب سے مستقبل میں مزید فوجی حملوں کا امکان ختم نہیں ہوتا، یہ سفارتی اثر برقرار رہے گا۔""چین نے طویل عرصے سے امریکہ کو عدم استحکام پیدا کرنے والی قوت کے طور پر، جبکہ خود کو امن اور استحکام کے لیے ایک ذمہ دار وکیل کے طور پر پیش کیا ہے۔چونگ کا کہنا ہے کہ (چین) کے پاس، "اب امریکہ کے بارے میں یہ بات کرنے کی زیادہ صلاحیت ہوگی کہ وہ ایک ممکنہ خطرہ ہے، وہ اس بیانیے کو گلوبل ساتھ میں آگے بڑھانے میں خاص طور پر سرگرم بھی رہا ہے۔"سن 2023 میں، چین نے سعودی عرب اور ایران کے درمیان سات سال کے منقطع تعلقات کے بعد سفارتی تعلقات بحال کرنے کے لیے ایک تاریخی معاہدے کی ثالثی کی تھی۔لیکن موجودہ بحران کے دوران بیجنگ کی تہران کی پشت پناہی زیادہ تر بیان بازی پر مبنی رہی ہے، جس میں اس کے ثالثی کا کردار ادا کرنے کے کوئی اشارے نہیں ملے۔چونگ نے کہا، "بیجنگ با اثر ہے، لیکن جس طرح امریکہ اسرائیل کو کنٹرول نہیں کر سکتا، اسی طرح بیجنگ (ایران کو روک نہیں سکتا)"۔ادھر امریکہ ہند۔بحرالکاہل پر کم توجہ کے ساتھ ہی وسائل بھی کم صرف کررہا ہے،

افزودہ یورینیئم کہاں گئی؟ ایران اسرائیل جنگ بندی کے باوجود وہ سوال جو امریکی صدر ٹرمپ کے سامنے اب بھی موجود ہیں

ایئرفورس ون پر نیدرلینڈز میں نیٹو سمٹ میں جانے والے صدر ٹرمپ نے سوشل میڈیا پر ایک ایسا پیغام شیئر کیا جو ایک غیر متوقع شخص کی جانب سے تھا۔یہ نیٹو سکیورٹی اتحاد کے سربراہ مارک رٹا کی طرف سے تھا جنھوں نے اس پیغام میں امریکی بمبار طیاروں کے ایران کی تنصیبات پر حملے میں کامیابی پر امریکی صدر کی تعریف کی تھی۔صدر نے رٹا کا یہ پیغام اپنے ٹرتھ سوشل اکانٹ پر شیئر کیا جس میں لکھا تھا کہ ایران پر فیصلہ کن کارروائی کرنے پر آپ کا شکریہ اور مبارکباد۔یہ یقیناً غیر معمولی اور ایسا اقدام تھا جو اس سے پہلے کسی نے کرنے کی ہمت نہیں کی۔ٹرمپ کے ماضی میں نیٹو کے ساتھ اختلافات رہے ہیں کیونکہ انھوں نے اس اتحاد کے مشترکہ دفاعی معاہدے پر سوالات اٹھائے اور خاص طور پر ساتھی ممالک کی جانب سے اس اتحاد میں مالی معاونت کے حوالے سے۔رٹا نے ٹرمپ کو بھیجے گئے پیغام میں اس موضوع پر بھی بات کی اور کہا کہ آپ ایک اور بڑی فتح کی جانب بڑھ رہے ہیں جہاں اتحاد کے ممبران کی جانب سے ٹرمپ کے اس مطالبے سے اتفاق کیا گیا کہ وہ دفاع پر اپنے جی ڈی پی کا پانچ فیصد خرچ کریں گے۔یہ پرجوش الفاظ اور صدر کی انھیں دنیا کے ساتھ شیئر کرنے کی بیتابی سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ٹرمپ کے لیے مشرقِ وسطی میں اور اپنے دیگر اتحادیوں کے ساتھ سفارتی صورتحال کس حد تک تبدیل ہو چکی ہے۔گذشتہ ہفتے کینیڈا میں منعقدہ جی سیون سمٹ سے وہ ایک دن پہلے واپس آ گئے تھے کیونکہ اسرائیل اور ایران کے درمیان تنازع اپنے عروج پر تھا اور اس بات ے قوی امکانات تھے کہ امریکہ بھی اس لڑائی کا حصہ بن سکتا ہے۔امریکہ کی جانب سے ایران کی جوہری تنصیبات پر سنیچر کی رات حملہ کیا لیکن منگل کی صبح تک صدر ٹرمپ واشنگٹن سے ایک اور بین الاقوامی دورے کے لیے روانہ ہو چکے تھے۔اس مرتبہ لڑائی کرنے والوں کے مابین ایک کمزور جنگ بندی معاہدہ ہو چکا تھا۔نیٹو کے سربراہ کا ٹرمپ کو پیغام جس کی تصدیق نیٹو کے پریس آفس نے بی بی سی کو کی، دراصل وائٹ ہاس کی جانب سے اس حملے کے حوالے سے بتائی گئی معلومات کو افسانوی انداز میں بتانے کی کوشش تھی۔یعنی ٹرمپ کے فوجی حملوں نے ایرانی جوہری ہتھیاروں کا خطرہ ختم کر دیا۔ان کی کارروائی نے جنگ بندی کی بنیاد رکھی اور 12'روزہ جنگ ' کا خاتمہ کر دیا۔ٹرمپ کی شمولیت اور ان کا دبا، منگل کی صبح ایران اور اسرائیل دونوں کے خلاف انتہائی غصے میں دیا گئے بیانات اور وائٹ ہاس کے مطابق اسرائیلی وزیرِ اعظم بنیامن نیتن یاہو کو ایئرفورس ون سے کی گئی غیر معمولی طور پر براہ راست فون کال کے باعث جنگ بندی ممکن ہوسکی۔گذشتہ ہفتے امریکی اتحادی خاصے پریشان تھے تاہم اب ایسا لگتا ہے کہ ٹرمپ یورپ کا دورہ کررہے ہیں تاکہ ان کی تعریفیں سمیٹ سکیں۔تاہم صورتحال اس سے کہیں زیادہ پیچیدہ ہے۔وائٹ ہاس انتظامیہ کا دعوی ہے کہ امریکی بمباری سے ایرانی جوہری تنصیبات مکمل طور پر تباہ ہوچکی ہیں لیکن امریکی فوجی انٹیلیجنس کے اہلکاروں نے امریکی میڈیا کو بتایا ہے کہ نقصان اتنا بھی شدید نہیں جتنا وائٹ ہاس کی جانب سے دعوی کیا جارہا ہے۔پینٹاگون انٹیلیجنس تجزیے کے مطابق ملک کا جوہری پروگرام صرف چند ماہ پیچھے چلا گیا اور رپورٹ کے بارے میں معلومات رکھنے والے ذرائع نے سی بی ایس نیوز کو بتایا کہ ایران کی افزودہ یورینیئم کا اس حملے میں خاتمہ نہیں ہوا۔اس بارے میں سوالات اب بھی موجود ہیں کہ ایران کی افزودہ یورینیئم کتنی تعداد میں اور کہاں موجود ہے کیونکہ یہ کسی بھی جوہری ہتھیار کا ایک اہم حصہ سمجھا جاتا ہے۔ایسی اطلاعات بھی ہیں کہ ایران میں ایک ایسی تنصیب بھی موجود ہے جس کے بارے کسی کو علم نہیں اور وہ ان حملوں میں محفوظ رہی۔یہ جنگ بندی اس وقت تو جاری ہے لیکن مشرقِ وسطی میں ہونے والے ایسے معاہدے ماضی میں خاصے کمزور رہے ہیں۔ایرانی لیڈرشپ دو ہفتوں کے ہلاکت خیز اسرائیلی حملوں کے بعد کمزور ہوچکی ہے اور ملک کا مستقبل غیر یقینی ہے۔شام کی ہی مثال دیکھ لیں جہاں جب ایک آمرانہ حکومت کی اقتدار پر گرفت کمزور ہوئی تو کس قسم کے خطرات سامنے آئے۔ٹرمپ نے ایران کے لیے محبت، امن اور ترقی کی بات کی ہے لیکن افراتفری اور خطے میں بحران حقیقت پر مبنی امکانات ہیں۔ٹرمپ نے دو ہفتوں کی اسرائیل ایران جنگ تو بظاہر رکوادی لیکن جو جنگیں وہ ختم کراونے کا وعدہ کر کے آئے تھے یعنی غزہ اور یوکرین کی جنگیں، وہ اب بھی جاری ہیں۔وائٹ ہاس کے لیے یہ خدشات فی الحال ایجنڈا پر نہیں۔اس وقت ٹرمپ کے امریکہ میں موجود ناقدین جو ان کے ایران پر حملے کے حوالے سے تنقید کررہے تھے اب خاموش ہیں۔ان میں ریپبلکن رہنما تھامس میسی شامل ہیں جو ٹرمپ کے ایران میں طاقت کے استعمال کو محدود کرنے کے لیے قرارداد پیش کرنے والے تھے تاہم اب وہ اسے واپس لے رہے ہیں۔اس سے ٹرمپ کو وہ سیاسی سپیس ملی، جس کے دوران وہ اس کامیابی کا جشن منا سکتے ہیں۔منگل کو نائب صدر جے ڈی وینس نے ٹرتھ سوشل پر اپنے پیغام میں ٹرمپ کے فارن پالیسی ڈاکٹرائن کے بارے میں لکھا جس کے ان کے مطابق تین حصے ہیں۔امریکی مفاد کی واضح تشریح، جارحانہ انداز میں مذاکرات کرکے اس مفاد کو حاصل کرنے کی کوشش، ضرورت پڑنے پر طاقت کا استعمال۔۔۔اگر ڈاکٹرائنز کی بات کریں تو، اس سے کچھ زیادہ اخذ نہیں کیا جا سکتا۔صدر کی بین الاقوامی پالیسی اکثر تضادات پر مبنی اور فوری ردِعمل کی طرح محسوس ہوتی ہے جو عسکری حکمت عملی کی طرح زیادہ اور سٹریٹیجک کم ہوتی ہے۔چاہے وہ ٹیرف ختم کرنے یا لگانے کی بات ہو یا اتحادیوں اور مخالفین سے مذاکرات کرنے کی۔گذشتہ دو ہفتوں کے دوران ٹرمپ نے پہلے اسرائیل کے ایران پر حملوں سے خود کو علیحدہ کیا اور پھر اس جنگ میں شامل ہو گئے۔اسی طرح پہلے ایران سے غیر مشروط طور پر ہتھیار ڈالنے کا کہا اور پھر غیر واضح شرائط پر سیز فائر کرلیا اور رجیم چینج کے مفروضے پر بات کی اور پھر اسے زیادہ اہمیت نہیں دی۔یہ ایک ایسی غیر معمولی ٹرین کی سواری جیسا ہے جس میں پٹڑی سے اترنے کے امکانات ہر موڑ پر ہی بہت زیادہ ہیں لیکن نتائج نظر آتے ہیں اور اس ہفتے ٹرمپ کے لیے یہ غیر معمولی ہفتہ فتح کے جشن پر ختم ہوا۔

میرسک کا مغربی کنارے کی غیر قانونی اسرائیلی آبادیوں سے منسلک کمپنیوں سے علیحدگی کا اعلان

ڈنمارک کی جہاز راں کمپنی میرسک نے مقبوضہ مغربی کنارے میں غیر قانونی اسرائیلی آبادیوں سے منسلک کمپنیوں سے علیحدگی اختیار کرنے کے فیصلے کا اعلان کر دیا۔جون 2025 کی تاریخ کے ساتھ اپنی ویب سائٹ پر ایک بیان میں میرسک نے کہا، "مغربی کنارے سے متعلق ٹرانسپورٹرز کے حالیہ جائزے کے بعد ہم نے اسرائیلی آبادیوں کے حوالے سے طریقہ کار مزید مضبوط کیا ہے جس میں سکریننگ کے عمل کو اقوامِ متحدہ کے ہائی کمشنر برائے انسانی حقوق کے ان اداروں کے ڈیٹا بیس سے ہم آہنگ کرنا شامل ہے جو آبادکاری کی سرگرمیوں میں شامل ہیں۔"اقوامِ متحدہ کے ہائی کمشنر برائے انسانی حقوق نے اسرائیلی آبادیوں میں کام کرنے والی کمپنیوں کے ناموں کی فہرست دی ہے جہاں تقریبا 500,000 اسرائیلی بین الاقوامی قانون کی صریح خلاف ورزی کرتے ہوئے مقیم ہیں۔یہ فیصلہ اس وقت میں سامنے آیا ہے جب کہ یمن کے حوثیوں نے بحیر احمر میں اسرائیل سے منسلک بحری جہازوں کو نشانہ بنایا ہے۔گذشتہ سال سپین نے میرسک کے ان بحری جہازوں پر پابندی لگادی تھی جو اس کی بندرگاہوں کے راستے فوجی سامان لے کر اسرائیل جارہے تھے۔مئی 2024 میں ہسپانوی وزیر برائے نقل وحمل آسکر پوینٹے نے کہا کہ وزارتِ خارجہ نے ڈنمارک کے پرچم بردار جہاز ماریا نے ڈینیکا کی بندرگاہ پر قیام کی درخواست یہ کہہ کر مسترد کردی کہ وہ "ہتھیار لے کر اسرائیل جارہا تھا۔"اس واقعے سے چند روز قبل سپین نے آئرلینڈ اور ناروے کے ساتھ مل کر 28 مئی کو فلسطینی ریاست کو تسلیم کیا تھا۔سپین نے اکتوبر 2023 میں اپنی دفاعی کمپنیوں کو اسرائیل کو اسلحہ کی ترسیل سے روک دیا تھا۔

فلسطینی نسل کشی میں بی بی سی کا جانب دارانہ کردار صحافتی اصولوں کا قتل عام

برطانیہ میں مسلمانوں کی نمائندہ تنظیم برٹش مسلم کونسل کے زیرانتظام ادارہ "مرکزِ میڈیا مانیٹرنگ (CfMM) نے ایک چشم کشا رپورٹ جاری کی ہے، جس میں بی بی سی کی جانب سے غزہ میں جاری قابض اسرائیل کے ہاتھوں فلسطینی نسل کشی پر مبنی جنگ کی رپورٹنگ میں واضح اور منظّم جانبداری کو دستاویزی شواہد کے ساتھ بے نقاب کیا گیا ہے۔ یہ تفصیلی تجزیاتی رپورٹ 16 جون سنہ 2025 کو جاری کی گئی، جس کا عنوان "بی بی سی کی غزہ اور اسرائیل کوریج: ایک کہانی، دوہرا معیار رکھا گیا۔ یہ رپورٹ 7 اکتوبر سنہ 2023 سے 6 اکتوبر سنہ 2024 کے درمیانی عرصے پر محیط ہے، جس میں بی بی سی کے مختلف پلیٹ فارمز سے نشر و شائع ہونے والے 35 ہزار سے زائد مضامین، ویڈیوز اور پروگرامز کا تجزیہ کیا گیا۔ رپورٹ میں واضح کیا گیا کہ اس ایک سالہ عرصے میں قابض اسرائیل کی درندگی کے نتیجے میں فلسطین میں شہدا کی تعداد 42 ہزار سے تجاوز کر گئی، جب کہ اسرائیلی ہلاکتیں صرف 1246 رہیں۔ اس کے باوجود بی بی سی نے اسرائیلی ہلاکتوں کو فلسطینی شہدا کی نسبت 33 گنا زیادہ تحریری مضامین میں اور 19 گنا زیادہ ٹی وی نشریات میں کوریج دی۔ رپورٹ کے مطابق انسانی کہانیوں یا متاثرین کی ذاتی پروفائلز میں بھی فلسطینیوں کے ساتھ امتیازی سلوک روا رکھا گیا۔ بی بی سی نے فلسطینی شہدا کی 279 کہانیاں شائع کیں، جب کہ اسرائیلی ہلاکتوں کے لیے یہ تعداد 201 رہی، لیکن اسرائیلی متاثرین کی تفصیلات زیادہ ذاتی، تصویری اور ہمدردی پیدا کرنے والی تھیں، جب کہ فلسطینی شہدا کو اکثر نام و شناخت کے بغیر پیش کیا گیا۔ بی بی سی نے اپنی رپورٹنگ میں فلسطینی وزارت صحت کو بار بار "حماس کی وزارت صحت کہہ کر پیش کیا، جس سے رپورٹ کے مطابق قارئین کو یہ تاثر دیا گیا کہ وہاں سے آنے والے اعداد و شمار ناقابلِ اعتماد یا مشکوک ہیں۔ اس اصطلاح کو رپورٹنگ میں 1155 بار دہرایا گیا۔ رپورٹ کے سب سے چونکا دینے والے انکشافات میں بی بی سی کی استعمال کردہ زبان بھی شامل ہے۔ قابض اسرائیل کے حملوں میں مارے جانے والے اسرائیلیوں کو "brutal"، "massacre"، "slaughter"، "barbaric" اور "murder" جیسے لفظوں سے بیان کیا گیا۔ مثال کے طور پر "massacre" کا لفظ اسرائیلی ہلاکتوں کے لیے 18 بار استعمال ہوا، مگر فلسطینی شہدا کے لیے بمشکل ایک بار بھی نہیں۔ اسی طرح "murder" کا لفظ 220 بار اسرائیلی ہلاکتوں کے تناظر میں آیا، مگر فلسطینی شہدا کے لیے صرف ایک بار۔ یہی امتیازی طرزِ تحریر بی بی سی کے مجموعی بیانیے کو متعصب اور غیر منصفانہ بناتا ہے۔ رپورٹ میں نشاندہی کی گئی کہ بی بی سی نے اسرائیلی قیدیوں کو ہمیشہ "hostage" یعنی یرغمالی کہا کہ جب کہ قابض اسرائیل کی جیلوں میں قید ہزاروں فلسطینیوں کو صرف "prisoner" یعنی قیدی کہا، چاہے ان کی گرفتاری بغیر کسی مقدمے یا ثبوت کے ہوئی ہو۔ غزہ میں جاری نسل کشی کے لیے "genocide" یا "war crimes" جیسے الفاظ کا استعمال تقریباً نہ ہونے کے برابر رہا حالانکہ یہی الفاظ بی بی سی نے یوکرین پر روسی حملے کی رپورٹنگ میں بار بار استعمال کیے۔ اسی طرح بنجمن نیتن یاہو اور دیگر اسرائیلی حکام کی نسل کشی پر مبنی بیانات بھی نظرانداز کیے گئے، جن میں فلسطینیوں کو "عمالیق کہا گیا، جو توراتی تعبیر کے مطابق مکمل نسل کشی کا جواز فراہم کرتا ہے۔ بی بی سی نے اپنے مختلف پروگرامز میں 2350 اسرائیلیوں سے انٹرویوز کیے، جب کہ فلسطینی نمائندوں کو صرف 1085 بار بولنے کا موقع دیا۔ یہ عدد اسرائیلیوں کو دگنا نمائندگی دیے جانے کا ثبوت ہے۔ اسی طرح بی بی سی نے اسرائیلی بیانیے کو 2340 بار جگہ دی، جب کہ فلسطینی مقف صرف 217 بار نشر کیا گیا۔ رپورٹ کے موازناتی حصے نے بی بی سی کے دوہرے معیار کو اور زیادہ عیاں کیا۔ یوکرین کے معاملے میں بی بی سی نے انسانی حقوق، بین الاقوامی قانون اور متاثرین کے جذبات کو مرکزی حیثیت دی، جب کہ غزہ کی جنگ کو محض سکیورٹی یا عسکری تناظر میں پیش کیا، انسانی المیوں کو یا تو چھپا دیا گیا یا معمولی انداز میں بیان کیا گیا۔ قابض اسرائیل کے بیانیے کو بی بی سی نے 75 فیصد رپورٹنگ میں شامل کیا جب کہ روسی مقف صرف 17 فیصد میں جگہ پا سکا۔ یہی نہیں قابض اسرائیل کے ہاتھوں شہید ہونے والے 176 فلسطینی صحافیوں میں سے صرف 6 فیصد کو بی بی سی نے اپنی رپورٹنگ میں جگہ دی، جب کہ یوکرین میں مارے گئے 62 فیصد صحافیوں کو نمایاں کوریج ملی۔ رپورٹ میں انکشاف کیا گیا کہ بی بی سی کی اندرونی پالیسی اکثر فلسطینی مظلوموں کی آواز سنسر کرنے پر مجبور کرتی ہے۔ ایسے بیانات جو قابض اسرائیل پر تنقید کرتے ہیں یا فلسطینی شہدا کی کہانیاں جو سامعین کو جھنجھوڑ سکتی ہیں، انہیں اکثر حذف یا غیر اہم بنا دیا جاتا ہے۔ یہ بھی سامنے آیا کہ بی بی سی پر صیہونی لابی کے دباؤ کے تحت کئی بار فلسطینیوں کی آواز دبائی گئی۔ فروری میں غزہ کے بچوں پر بنائی گئی ایک دستاویزی فلم بھی اسی دباؤ کے تحت واپس لے لی گئی، جس پر صحافی، ماہرین اور انسانی حقوق کے کارکنان نے شدید ردِعمل ظاہر کیا، مگر بی بی سی نے کوئی پرواہ نہ کی۔ قابض اسرائیل اور امریکہ کی پشت پناہی میں 7 اکتوبر سنہ 2023 سے غزہ میں جاری نسل کشی کی اس جنگ میں اب تک ایک لاکھ 86 ہزار سے زائد فلسطینی شہید یا زخمی ہو چکے ہیں۔ 11 ہزار سے زائد لاپتہ ہیں۔ درجنوں بچے بھوک سے دم توڑ چکے ہیں اور لاکھوں لوگ کھلے آسمان تلے بے گھر ہو چکے ہیں۔ اس خونی داستان کے باوجود، عالمی میڈیا خصوصاً بی بی سی جیسے بڑے ادارے کا یہ جانبدارانہ کردار نہ صرف صحافت کی توہین ہے بلکہ انسانی ہمدردی کے بنیادی اصولوں کی بھی نفی کرتا ہے۔

سماجی استحکام اور امن کے قیام میں مذہب و ادب کا کردار

امن و سلامتی اور سماجی استحکام انسانی معاشرہ کی بنیادی ضرورت ہے، یوں تو غذا، لباس اور مکان بھی انسانوں کے لئے اہمیت رکھتے ہیں لیکن معاشرہ کو سماجی استحکام اور امن و سلامتی کی اِن سے بھی زیادہ ضرورت پیش آتی ہے، خاص طور پر ہندوستان جیسے مختلف مذاہب اور عقائد کے ماننے والوں اور مختلف زبانیں بولنے والوں کے لئے جن کا اپنا الگ الگ کلچر ہے وہاں کے باشندوں میں جیو اور جینے دو کا جذبہ کمزور ہوگا تو خطرہ ہے کہ انسانوں کی زندگی دشوار ہوجائے۔ ہم زمانہ قدیم سے دیکھتے ہیں کہ ہندوستان میں فکر و نظر، رسم و رواج اور مذہب و دھرم کے مختلف دھارے بہہ رہے ہیں، جس میں ہندوازم ایک گہرے سمندر کی طرح موجیں مارتا رہا ہے اور اِس سرزمین کے حسن نیز کلاسیکی فکر و فلسفہ کی روشنی میں دوسری قوموں، فرقوں اور قبیلوں کو اپناتا رہا ہے، ہندوازم کے اِسی مزاج کو ہم وسیع القلبی اور انسان دوستی سے تعبیر کر سکتے ہیں، یہاں اسلام کی آمد عہدِ وسطیٰ میں ہوئی جو امن و سلامتی، عدل و انصاف اور اخوت و بھائی چارہ لیکر آیا اور دونوں کے اشتراک نے انسان دوستی اور محبت کے پیغام کو مزید مؤثر بنا دیا، اِس سے نہ صرف تمدنی سطح پر بلکہ فکر و فلسفہ کی بنیاد پر بھی دلکش آمیزش ہوئی، جس نے ملک کو بنانے، سنوارنے اور اپنی پہچان قائم کرنے میں مؤثر کردار ادا کیا، دراوڑ ہوں یا آریا، ترک ہوں یا مغل سب نے مل کر اُس مزاج کی تشکیل کی جسے ہم مشترکہ تہذیب اور متحدہ قومیت کے نام سے پکارتے ہیں اور اِس میں مذہبی تعلیمات کا بہت بڑا دخل ہے۔ مہاتما گاندھی نے اپنی کتاب ''تلاش حق'' میں بہت تفصیل سے اُن عوامل کا ذکر کیا ہے جو اُن کی شخصیت کو بنانے اور ذہن و فکر کو جلا بخشنے کا باعث بنے۔ اِس ضمن میں گاندھی جی نے بعض گجراتی اشعار کا خاص طور پر حوالہ دیا، جن سے وہ متاثر ہوئے اور اُن کو پڑھ کر اُنہوں نے جانا کہ اخلاق، کردار، انسانیت کیا ہے اور اُن سے آراستہ ایک انسان کن خوبیوں کا مالک ہوتا ہے۔ اِن اشعار کا ترجمہ یہ ہے: ''جو تجھے پانی پلائے، اُسے تو اچھا کھانا کھلا، جو تجھ سے ہنس کر بات کرے، اُس کے آگے سر جھکا دے، جو تانبے کا پیسہ دے، تو اُسے روپیہ دیدے، جو تیری جان بچائے، اُس کے لئے اپنا سر حاضر کردے، سخی داتا وہ ہیں جو ایک کے بدلے دس دیتے ہیں، نیکی کا دم بھرتے ہیں، اُن کا سب سے یکساں سلوک ہوتا ہے، پاپ کے بدلے پُن کرتے ہیں''۔ اِن اشعار اور اُن میں دی گئی اخلاق کی تعلیم سے گاندھی جی اِس درجہ متاثر ہوئے کہ اُنہوں نے ساری زندگی اِس کو اپنے عقیدہ کا جُزو بنا لیا، خاص طور پر اِن اشعار میں برائی کے بدلہ نیکی کی جو تلقین کی گئی ہے وہ اُن کے لئے ایک روشن ہدایت بن گئی اور وہ اپنی زندگی میں اِس کے مطابق عمل کرنے لگے، جس سے اُنہیں ایک طرح کی آسودگی اور مسرت کا احساس ہوا اور اِسی احساس کو عملی شکل دے کر وہ گاندھی سے مہاتما گاندھی بن گئے اُن کے فلسفۂ ستیہ اور اہنسا کی تشکیل و تعمیر میں مذکورہ اشعار نے اہم کردار ادا کیا ہے۔ فارسی کے مشہور شاعر مولانا جلال الدین رومؔی نے بھی اپنی نادرِ روزگار کتاب ''مثنوی'' میں بڑا دلچسپ اور نہایت سبق آموز واقعہ لکھا ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ''ایک شخص دن کی روشنی میں چراغ جلائے بازار میں گشت کر رہا تھا، اُسے دیکھ کر کسی نے تعجب کے ساتھ سوال کیا کہ آخر دن کی روشنی میں اُسے چراغ کی ضرورت کیوں پیش آئی تو اُس آدمی نے برملا جواب دیا کہ مجھے انسان کی تلاش ہے، میں اِس بازار میں اُسے ڈھونڈنے نکلا ہو، سوال کرنے والے نے تعجب کے ساتھ پھر کہا کہ انسانوں سے تو یہ پورا بازار بھرا ہوا ہے، تمہیں کوئی انسان کیوں نظر نہیں آتا، اُس سمجھ دار انسان نے کہا کہ ''اِس بازار میں کوئی مرد نہیں ہے صرف صورت مرد کی سی ہے۔ یہ سب روٹی، حرص و لالچ اور مختلف نفسانی خواہشات کے مارے ہوئے ہیں۔ اے مخاطب! اِس بازار میں تو جن انسانوں کو دیکھتا ہے یہ سب خصائل انسانیت اور آدمیت کے خلاف ہیں۔ یہ آدمی نہیں ہیں صرف آدمیت کے غلاف میں نظر آرہے ہیں۔ آدمی کے لئے صفاتِ آدمیت ضروری ہیں۔ اگر عود جو خوشبودار لکڑی ہے اِس میں خوشبو عود کی نہ ہو تو پھر اِس میں اور عام ایندھن کی لکڑی میں کیا فرق ہے؟۔ خوب اچھی طرح جان لو کہ آدمیت اور انسانیت گوشت اور چربی، اور کھال کا نام نہیں ہے۔ آدمیت اُن صفات اور اخلاق و اعمال کا نام ہے جن سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے اور اُس کے بندوں کے حقوق کی ادائیگی ہوتی ہے''۔ مولانا رومؔی کی طرح شیخ سعدی نے بھی اپنی مشہور زمانہ کتاب ''گلستاں'' میں مختلف عنوان سے انسان کو انسانیت، امن اور بھائی چارہ کا پیغام دیا ہے۔ ایک جگہ اُنہوں نے اپنے اشعار کے ذریعہ یہ بلیغ اور طاقتور تصور دنیا کو دیا کہ تمام انسان ایک جسم کے اعضاء کی طرح ہیں۔ کیونکہ اُن کی پیدائش کی اصل ایک ہے۔ یعنی سب کے سب پانی کے قطرے اور حضرت آدم و حضرت حوا سے پیدا ہوئے ہیں۔ تجربہ ہے کہ جب جسم کا کوئی عضو کسی طرح کی تکلیف محسوس کرتا ہے تو دیگر تمام اعضاء اُس کی تکلیف سے بے چین ہوجاتے ہیں، کیونکہ اصل اور روح سب کی ایک ہے۔ اِسی طرح انسان کی اصل ایک ہونے کی وجہ سے ایک انسان کی تکلیف دوسرے انسان کے لئے اضطراب کا باعث بننا چاہئے۔ اگر ایک انسان دوسرے انسان کی دکھ اور تکلیف سے بے نیاز ہے تو اُس کا نام آدمی نہیں ہونا چاہئے''۔ پیغمبر اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ خانۂ کعبہ میں کھڑے ہوکر انسانی عزت، انسانی بھائی چارہ اور انسانی مساوات کا اعلانِ عام کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ: ''خداوندا! میں گواہی دیتا ہوں کہ تمام انسان آپس میں بھائی بھائی ہیں''۔ ایک اور حدیث میں آتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ اکرام سے فرمایا ''جنت میں رحم دل انسان داخل ہوگا''۔ صحابہ اکرامؓ نے عرض کیا ''حضورؐ ہم سب رحم دل ہیں'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں''۔ رحم دل وہ ہے جو تمام مخلوق پر رحم کرے۔ ایک روایت میں آتا ہے کہ زمین پر بسنے والوں سے محبت و شفقت کا معاملہ کرو۔ اِس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ خدا تم پر مہربان ہوجائے گا۔ اپنے بندوں پر خدا کی یہی مہربانی ہے کہ ایک حدیث قدسی میں خدا نے انسان کے کھانے پینے اور دوا علاج وغیرہ کی ضرورتوں کو اپنی ضرورتیں قرار دے کر اُن کی تکمیل پر دوسرے انسانوں کو انوکھے اور نرالے انداز میں اُبھارا ہے۔ ایک روایت میں مسلمان یا معیاری انسان کی یہ تعریف کی گئی کہ اُس کی زبان اور ہاتھ کے شر سے دوسرے انسان محفوظ رہیں۔ ایک حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ روزِ قیامت نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ کی تمام عبادتیں خطرے میں پڑ جائیں گی، اگر کسی نے دنیا میں کسی انسان پر ظلم ڈھایا اور اُس کے حقوق کو غصب کرلیا ہے۔ قرآنِ حکیم میں مذہب کی تبلیغ کی آزادی دیتے ہوئے دوسروں کے مذہبی جذبات کی رعایت اور مذہبی پیشواؤں کے احترام کی تعلیم دی گئی ہے۔ قرآن ہی میں ایک جگہ فتنہ و فساد برپا کرنے کو، جس سے انسان کا امن و امان غارت ہوجائے اور سکون و اطمینان چھن جائے قتل سے زیادہ سنگین جرم قرار دیا ہے۔ اگر کسی نے کسی انسان کو ظالمانہ طور پر قتل کیا ہے تو گویا پوری انسانیت کو قتل

انفارمیشن ٹکنالوجی کے مرکز تلنگانہ کو ڈرگس میں مرکز میں تبدیل ہونے نہیں دیا جائے گا: ریونت ریڈی

اسکولس اور کالجس کے انتظامیہ کی بھاری ذمہ داری، پنجاب کی صورتحال سے نوجوانوں کو بچانے کی ضرورت، مخالف منشیات عالمی دن تقریب سے چیف منسٹر کا خطاب

حیدرآباد۔ چیف منسٹر ریونت ریڈی نے نوجوانوں کو منشیات کی لعنت سے نجات دلانے کیلئے مہم کی ضرورت پر زور دیا اور کہا کہ انفارمیشن ٹکنالوجی کے مرکز کے طور پر اپنی شناخت رکھنے والے تلنگانہ میں اگر گانجہ اور ڈرگس عام ہوجائے تو یہ ہماری ناکامی تصور ہوگی۔ ڈرگس کے خلاف عالمی دن کے موقع پر شلپا کلا ویدیکا میں منعقدہ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے چیف منسٹر نے کہا کہ تلنگانہ انفارمیشن ٹکنالوجی پارکس کا مرکز ہے اور اسے گانجہ اور ڈرگس کے مرکز میں تبدیل ہونے نہیں دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ اس مہم میں سماج کے تمام طبقات کو حصہ لینا چاہئے۔ چیف منسٹر نے واضح کیا کہ تلنگانہ کی سرزمین پر گانجہ اور ڈرگس کی ہرگز اجازت نہیں دی جائے گی اور اس میں ملوث افراد کے خلاف سخت کارروائی ہوگی۔ تلنگانہ جدوجہد کی سرزمین ہے اور یہاں جدوجہد کی سرزمین کو اگر ڈرگس کے مرکز میں تبدیل کیا گیا تو یہ تلنگانہ کی توہین ہوگی۔ اسکولوں سے یونیورسٹی تک طلبہ پر ڈرگس کا اثر دیکھا جارہا ہے۔ ڈرگس تیزی سے عام ہورہا ہے۔ نوجوان نسل جو ملک کا مستقبل ہے، اسے بچانے کی ضرورت ہے۔ چیف منسٹر نے کہا کہ تلنگانہ کی سرزمین کی تاریخ ہے کہ یہاں راجاؤں کے خلاف جدوجہد کی گئی تھی۔ اسی جدوجہد کی روح سے تلنگانہ تحریک نے جنم لیا تھا۔ تلنگانہ کے نوجوانوں کو منشیات کی وباء سے بچانا ہماری ذمہ داری ہے۔ کانگریس نے اقتدار میں آتے ہی خبردار کیا تھا کہ تلنگانہ کی سرزمین پر اگر کوئی منشیات کے بارے میں سوچتا بھی ہے تو ہم اس کی سرکوبی کریں گے۔ چیف منسٹر نے کہا کہ تحریکوں کی سرزمین پر اسکولوں اور کالجس میں منشیات کی وباء پھیلتا دیکھ کر ہم خاموش نہیں رہ سکتے۔ ہندوستان کی کل آبادی 68 فیصد نوجوانوں پر مشتمل ہے۔ ہندوستان دنیا کا واحد ملک ہے جس میں نوجوانوں کی آبادی 68 فیصد ہے۔ دشمن ممالک ہندوستان کو کمزور کرنے کیلئے مختلف حربے اپنا رہے ہیں جن میں ڈرگس بھی ایک مہلک طریقہ ہے۔ پنجاب میں نوجوان بھنگ اور نشہ آور اشیاء کے غلام بن کر تباہ ہورہے ہیں۔ تلنگانہ میں نوجوانوں کو اس انجام سے بچانا ہم سب کی ذمہ داری ہے۔ چیف منسٹر نے کہا کہ نوجوانوں کی اسپورٹس صلاحیتوں کو فروغ دینے کیلئے ریاست میں کوئی واضح پالیسی نہیں تھی۔ کانگریس حکومت نے نئی اسپورٹس پالیسی متعارف کی ہے۔ نوجوانوں میں مہارت کے اضافہ کیلئے اسکل یونیورسٹی قائم کی گئی۔ ریونت ریڈی نے کہا کہ وہ نلا ملا کے جنگلات سے آئے ہیں، زیڈ پی ٹی سی سے چیف منسٹر تک کا کامیاب سفر طئے کیا ہے۔ انہوں نے فلم اسٹار وجئے دیورکنڈہ کا حوالہ دیا اور کہا کہ ان کی زندگی بھی نلا ملا سے شروع ہوئی۔ محنت اور لگن کے ذریعہ وہ اس مقام تک پہنچے۔ چیف منسٹر نے کہا کہ ''نو ڈرگس'' مہم میں ہر کسی کو شامل ہونا چاہئے۔ اسکولوں اور کالجس میں غیر سماجی سرگرمیوں کیلئے انتظامیہ جواب دہ ہوگا۔ طلبہ کے رویہ پر نظر رکھنا انتظامیہ کی ذمہ داری ہے۔ اسکول اور کالجس اپنے احاطہ میں منشیات کی سرگرمیوں کی روک تھام کیلئے اقدامات کریں۔ اگر ہم تمام چوکس رہیں تو منشیات پر قابو پایا جاسکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر تلنگانہ سماج ڈرگس کے خلاف متحد ہوجائے تو دنیا کیلئے ایک مثالی تلنگانہ تشکیل دیا جاسکتا ہے۔ چیف منسٹر نے کہا کہ نوجوانوں کو تعلیم کے ساتھ ساتھ کھیل کود میں آگے بڑھنا چاہئے۔ آنے والے دنوں میں کھیل سے وابستہ افراد کو نہ صرف ملازمت بلکہ سیاست میں بھی بہتر مواقع فراہم کئے جائیں گے۔

بی سی تحفظات کے تعین کا جائزہ، محکمہ پنچایت راج کو متحرک کردیا گیا، ہائی کورٹ کے احکامات پر عمل آوری

حیدرآباد۔ تلنگانہ ہائی کورٹ کی جانب سے تین ماہ میں پنچایت راج اداروں کے انتخابات کی ہدایت کے بعد حکومت نے اگست میں چناؤ کی تیاریوں کا آغاز کردیا ہے۔ سرپنچوں، ایم پی ٹی سی اور زیڈ پی ٹی سی میں بی سی تحفظات کو قطعیت دینے کیلئے محکمہ پنچایت راج کو متحرک کردیا گیا۔ بتایا جاتا ہے کہ طبقاتی سروے کے مطابق ریاستی حکومت پسماندہ طبقات کو 42 فیصد تحفظات فراہم کرنے کے قدم اٹھائے اور اس سلسلہ میں مرکز کی منظوری تک انتظار کی ضرورت نہیں ہے۔ حکومت کو ہائی کورٹ نے 30 ستمبر تک کی مہلت دی ہے اور حکومت نے مجالس مقامی کے چناؤ کے تمام مراحل ستمبر کے دوسرے ہفتہ تک مکمل کرنے کی تیاری شروع کردی ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ اس سلسلہ میں اسٹیٹ الیکشن کمیشن سے مشاورت کی جارہی ہے۔ تلنگانہ حکومت نے 42 فیصد تحفظات کے بل کو منظوری کیلئے صدر جمہوریہ دروپدی مرمو کے پاس روانہ کیا ہے۔ گورنر تلنگانہ نے بل کو منظوری دیتے ہوئے صدر جمہوریہ کے پاس روانہ کیا۔ اپوزیشن اور بی سی تنظیمیں حکومت پر دباؤ بنارہی ہے کہ 42 فیصد تحفظات کے بغیر پنچایت راج اداروں کے انتخابات منعقد نہ کئے جائیں۔ حکومت دستور کی دفعہ 243D(6) کے تحت اختیارات استعمال کرنے کا جائزہ لے رہی ہے جس کے تحت حکومت مجالس مقامی میں تحفظات کا تعین کرسکتی ہے۔ حکومت نے اس سلسلہ میں قانونی ماہرین کی رائے حاصل کی ہے۔ تلنگانہ حکومت نے 21 جولائی سے شروع ہونے والے پارلیمنٹ سیشن میں 42 فیصد بی سی تحفظات کے حق میں بل کی منظوری کیلئے مرکز پر دباؤ بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اگر مرکزی حکومت بل پیش کرنے کیلئے تیار نہ ہو تو حکومت اپنے دستوری اختیارات کا استعمال کرے گی۔ ریاست میں تشکیل حکومت کے بعد مجالس مقامی کے انتخابات ریونت ریڈی حکومت کی کارکردگی کا پہلا امتحان رہیں گے۔ چیف منسٹر چاہتے ہیں کہ مجالس مقامی پر کانگریس کی گرفت کو مستحکم کرتے ہوئے آئندہ عام انتخابات میں کامیابی کی بنیاد رکھی جائے۔ اسی دوران پنچایت راج ڈپارٹمنٹ میں ایم پی ٹی سی اور زیڈ پی ٹی سی کی 566 نشستوں پر انتخابات کی حکمت عملی تیار کرنے کا آغاز کردیا ہے۔ حلقہ جات کی از سر نو حد بندی اور تحفظات کے تعین پر عہدیداروں اور ماہرین سے مشاورت شروع کی گئی۔ 2019 میں 539 زیڈ پی ٹی سی اور ایم پی ٹی سی نشستوں کے انتخابات ہوئے تھے جس میں اس وقت کی برسر اقتدار بی آر ایس کو سبقت ملی تھی۔ کانگریس نے مجالس مقامی چناؤ کی تیاریوں کا ابھی سے آغاز کردیا ہے

Editor Printer, Publisher & Owner by MOHD ATHER RAHEEM Published from FALAKNUMA NEWS Urdu Weekly 19-4-276/5/A Flat No 502.5th Floor Lakeview Residency,Baquar Nagar,BNK Colony,Miralam Tank Hyderabad 500 064. Printed at M/s.AIJAZ PRESS #22-8-147 & 148 Lane Opp: Diwan Devdi Chatta Bazar,Hyderabad-500002 Telangana.Cell: no.8686082012 , 8019632340,www.falaknumanews.in